بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

گذشتہ مہینے کے برہان میں لفٹننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب کا جو مقالہ "کتبۂ مارکلہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے وہ ایک مخصوص کاوشِ دماغی کے اعتبار سے لائق قدر اور مستحقِ داد ہے لیکن جناب ڈاکٹر زبید احمد صاحب سابق صدر شعبۂ عربی وفارسی الہ آباد یونیورسٹی نے اپنے ایک والا نامہ میں اس مضمون کی ایک فروگذاشت کی طرف توجہ دلائی ہے جو واقعی بڑی اہم ہے موصوف لکھتے ہیں

"مارکلہ کا مضمون دلچسپ ہے۔ لیکن فاضل مضمون نگار نے سال ۸۰۲ھ حاصل کرنے کے لئے "مہوش" کی جگہ "ماہ وش" جو تجویز کیا ہے اس سے تو مصرع میں سکتہ پڑ جاتا ہے "ناصیہ مہوش ہندوستان" کا وزن "مفتعلن مفتعلن فاعلن" ہے اور ناصیہ ماہوش ہندوستان کا وزن مفتعلن مفتعلن مستفعلن ہو جاتا ہے جو موزوں نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر ۸۰۲ھ ہی صحیح سال ہے تو شاعر نے تعمیۂ داخلی سے کام لیا ہوگا۔ پھر یہ مصرعہ "کہ سر برد چرخ بر صد زماں" موزوں معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ "سر برد" کا وزن مُفاعلن ہے اور ہونا چاہیئے مفتعلن۔ گشت کی جگہ لفظ گفت ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بقیہ تینوں خوانذگیوں میں گفت ہی ہے غالباً گشت کتابت کی غلطی ہے۔"

عثمانیہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد یوسف الدین نے حال ہی میں ایک بڑی عمدہ اور مفید کتاب شائع کی ہے۔ اس کا نام ہے "دنیا کی یونیورسٹیوں میں مشرقی اور اسلامی علوم کی تعلیم" کتاب انگریزی میں ہے اور بڑی تقطیع کے ڈھائی سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اس میں لائق مرتب نے ہر جگہ کے مستند اعداد و شمار فراہم کر کے تفصیل سے یہ بتایا ہے کہ دنیا میں کہاں کہاں اسلامی علوم و فنون کی تعلیم کا انتظام ہے؟ اور یہ انتظام کتنے بڑے اور وسیع پیمانہ پر ہے۔ کتاب تین